از عدالت اعظمی

بلین اینڈ گرین ایکسچینج لمٹیڈ و دیگر

بنام

ریاست پنجاب

(ایس۔ کے۔ داس، ایم ہدایت اللہ، کے۔ سی۔ داس گپتا،

جے۔ سی۔ شاہ اور این۔ راجا گوپالا آئینگر، جسٹس)

ٹیکس کے آگے کے معاہدے- قانون سازی کی درستگی - قانون سازی کی اہلیت - درست حصے کی علیحدگی - پنجاب فارورڈ کنٹریکٹس ٹیکس آرٹیکل، 1951 (پنجاب 7 آف 1951)، دفعہ 2- آئین ہند، ساتویں شیڈول، فہرست II، اندراج 62۔

اپیل کنندگان، جو فارورڈ کنٹریکٹس میں کمیشن ایجنٹس کا کاروبار کر رہے تھے، نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت پنجاب ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کی جس میں پنجاب فارورڈ کنٹریکٹس ٹیکس ایکٹ 1951 کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا۔ اس بنیاد پر کہ یہ ریاستی مقننہ کو دیئے گئے اختیارات کے خلاف تھا۔ ایکٹ نے آگے کے معاہدوں پر ٹیکس عائد کرنے کے لئے فراہم کی ہے جس کی تعریف دفعہ 2 کے ذریعہ، معاہدے کے طور پر، زبانی یا تحریری طور پر، مستقبل کی تاریخ پر سامان کی فروخت کے لئے کی گئی تھی لیکن جس کی بنیاد پر سامان کی حقیقی ترسیل نہیں کی گئی تھی یا نہیں لی گئی تھی۔ لیکن صرف اس سامان کی قیمت کے درمیان فرق ہے جس پر اتفاق کیا گیا ہے اور جو کہ معاہدے میں مذکورہ تاریخ یا کسی دوسری تاریخ کو فریقین کی طرف سے ادائیگی یا وصول کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ ایکٹ فیوچر میں قیاس آرائیوں پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے ہے اور ریاستی فہرست کے اندراج 62 کے اندر اندر سٹے بازی اور جوئے پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے آتا ہے۔

یہ سمجھا جاتا ہے کہ پنجاب فارورڈ کنٹریکٹ ٹیکس ایکٹ 3951 میں اظہار "فارورڈ کنٹریکٹ" کی تعریف ان تمام عناصر کو متعین نہیں کرتی جو کسی معاہدے کو شرط لگانے کے

معاہدے کی شکل دینے کے لیے ضروری ہوتے ہیں، مقنّنہ کو اس بات پر غور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ شرط لگانے پر غور کرے۔" آگے کے معاہدوں" کی وضاحت میں معاہدے جس طرح اس نے کیا تھا۔ لہذا یہ ایکٹ آئین کے اندراج 62، فہرست II، ساتویں شیڈول کے اندر نہیں آتا، اور یہ ریاستی مقنّنہ کی قانون سازی کی اہلیت سے باہر ہے۔

مزید کہا کہ، یہاں تک کہ اگر تعریف کو کچھ خاص معاہدوں کو شامل کرنے کے لئے کافی وسیع سمجھا جا سکتا ہے جس میں وہ ٹھیکوں پر شرط لگا سکتا ہے کیونکہ اس حقیقت کی وجہ سے کہ معاہدے کے فریقین کا سامان کی فراہمی کا کوئی ارادہ نہیں تھا، ایکٹ کا حصہ جو اس کے بعد درست ہوگا اتنا پتلا اور کٹا ہوا ہے کہ پورے ایکٹ کو باطل قرار دیا جائے۔

آر۔ ایم۔ ڈی۔ چمار بوگولا بنام یونین آف انڈیا،

(1957) ایس۔ سی۔ آر۔ 930 پر انحصار۔

سول اپیل کا دائرہ اختیار : سول اپیل نمبر 123/55

رٹ پٹیشن نمبر 116 آف 1951 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 12 نومبر 1951 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندگان کے لیے این سی چٹر جی، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چنجی اور رامیشور ناتھ۔

ایس ایم سیکری، ایڈووکیٹ جنرل اسٹیٹ آف پنجاب، این ایس بندرا اور ڈی گپتا، جواب دہندہنگا کے لیے۔

13 ستمبر 1960 عدالت کا فیصلہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔

جسٹس داس گپتا۔ یہ اپیل ہائی کورٹ آف پنجاب کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کرنے کے فیصلے کے خلاف ہے۔ اس درخواست میں اپیل کنندگان نے جو لدھیانہ میں فارورڈ کنٹریکٹس میں کمیشن ایجنٹوں کا کاروبار کر رہے تھے، الزام لگایا کہ پنجاب فارورڈ کنٹریکٹس ٹیکس ایکٹ، 1951 (پنجاب ایکٹ نمبر VII آف 1951)، کو عطا کردہ اختیارات کے خلاف تھا۔ ریاستی مقنّنہ اور اس اعلان کے لئے استدعا کی کہ ایکٹ اور نوٹیفکیشن اور وہاں کے تحت جواب دہندہ، ریاست پنجاب کے ذریعہ نافذ کردہ قواعد کالعدم ہیں۔ عرضی گزاروں کو فارورڈ کنٹریکٹس یا کمیشن ایجنٹ کے طور پر فارورڈ کنٹریکٹس کے کاروبار کو

جاری رکھنے کی اجازت دینے کے لیے مینڈیمس یا دیگر مناسب رٹ کے ذریعے ریاست پنجاب کو ہدایت دینے کے لیے مزید استدعا کی گئی جو کہ مذکورہ بالا کی دفعات کے تحت بغیر کسی پابندی کے۔ ایکٹ اور وہاں کے قوانین کے تحت اور ایکٹ کو نافذ نہ کرنا۔

جواب دہندہ کا مقدمہ جیسا کہ اس کے تحریری بیان کے پیرا 5 میں بنایا گیا تھا کہ "متنازعہ ایکٹ ریاستی مقنّنہ کے خلاف نہیں ہے۔ یہ ریاستی فہرست کے اندراج 62 میں درج معاملات کے حوالے سے ایک قانون ہے جسے 7 ویں شیڈول کی ہم آہنگی فہرست کے اندراج نمبر 7 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔''

ہائی کورٹ نے کہا کہ:-

"متنازعہ ایکٹ، مستقبل میں قیاس آرائیوں پر ٹیکس لگانے کا ایک ایکٹ ہے، کم از کم جہاں تک موجودہ درخواست دہندگان جیسے ڈیلرز کا تعلق ہے، ریاستی فہرست کے آئٹم 62 کے اندر شرط لگانے اور جوئے پر ٹیکس لگانے کے ایکٹ کے طور پر آتا ہے، اور کم از کم اس حد تک تو درست ہے۔"

اس تناظر میں ہائی کورٹ نے درخواست مسترد کر دی۔

ہمارے فیصلے کا واحد سوال پنجاب کی ریاستی مقنّنہ کی اس قانون کو نافذ کرنے کی قانون سازی کی اہلیت کا ہے۔ اگرچہ آئین کے 7 ویں شیڈول کی ہم آہنگی فہرست کے اندراج 7 کے تحت ایک حوالہ جواب دہندہ کے تحریری بیان میں دیا گیا تھا، تاہم ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ میں اس اندراج پر کوئی بھروسہ نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی عدالت کی طرف سے ہمارے سامنے اس پر بھروسہ کیا گیا ہے۔ جواب دہندہ کی جانب سے پیش ہونے والا فاضل وکیل اور یہ بالکل واضح ہے کہ غیر قانونی ایکٹ کنکرنٹ لسٹ کے آئٹم 7 کے اندر نہیں آسکتا جو ان شرائط میں ہے "معاہدے بشمول شراکت داری، ایجنسی، گاڑیوں کے معاہدے، اور دیگر خصوصی شکلیں معاہدے، لیکن اس میں زرعی زمین سے متعلق معاہدے شامل نہیں۔ ہمارے سامنے یہ عام بات ہے کہ ایکٹ کو پنجاب ریاستی مقنّنہ کی قانون سازی کی اہلیت کے اندر صرف اسی صورت میں رکھا جانا چاہیے جب یہ ریاستی فہرست کے آئٹم 62 کے اندر آتا ہو اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو اسے ہونا چاہیے۔ ریاستی مقنّنہ کی اہلیت سے باہر۔ آئٹم 62 میں " تفریح پر ٹیکس لگانے اور جوئے پر ٹیکس سمیت آسائشوں پر ٹیکس کا ذکر ہے۔''

اگر متنازعہ ایکٹ سٹے بازی اور جوئے پر ٹیکس کا بندوبست کرتا ہے اور تب ہی یہ آئٹم

62 کے اندر آ سکتا ہے۔ یہ ایکٹ فارورڈ کنٹریکٹس پر ٹیکس لگانے کا انتظام کرتا ہے اور اس نے ان میں دفعہ 2 میں "فارورڈ کنٹریکٹ" کی تعریف کی ہے۔ الفاظ: "فارورڈ کنٹریکٹ" کا مطلب ہے ایک معاہدہ، زبانی یا تحریری طور پر، مستقبل کی تاریخ پر سامان کی فروخت کے لیے لیکن جس کی بنیاد پر سامان کی اصل ڈیلیوری نہیں کی جاتی ہے اور نہ ہی لی جاتی ہے بلکہ صرف اس سامان کی قیمت کے درمیان فرق ہوتا ہے جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔ جو کہ معاہدے میں مذکور تاریخ یا کسی اور تاریخ پر مروجہ فریقین کی طرف سے ادائیگی یا وصول کی جاتی ہے۔ "ڈیلر" کی اسی سیکشن میں تعریف کی گئی ہے جس کا مطلب ہے " کوئی بھی فرد، فرم، ہندو جوائنٹ فیملی یا محدود کنسرن، بشمول ارتھی یا" چیمبر" یا ایسوسی ایشن جو فارورڈ کنٹریکٹس میں کاروبار کرنے کے مقصد کے لیے بنائی گئی ہے، اس طرح کا کاروبار ریاست میں تجارت کے دوران یا تو اس کی اپنی طرف سے یا کسی دوسرے شخص، آرتھی، "چیمبر" یا انجمن کی طرف سے۔ "فروخت" کا مطلب ہے "فارورڈ کنٹریکٹ میں مذکورہ سامان فروخت کرنے کے معاہدے کے سلسلے میں حتمی تصفیہ، اور اسے اس مقصد کے لیے فارورڈ کنٹریکٹ میں اصل میں طے شدہ تاریخ یا کسی اور تاریخ پر مکمل کیا گیا سمجھا جائے گا۔ جس پر حتمی تصفیہ کیا جاتا ہے دفعہ 4 چارجنگ دفعہ ہے اور ڈیلر کے فارورڈ کنٹریکٹس میں کاروبار پر ٹیکس عائد کرتا ہے ایسی شرحوں پر جو حکومت براہ راست نوٹیفکیشن کے ذریعے دے سکتی ہے۔ دفعہ 5 یہ بتاتا ہے کہ ہر ڈیلر اس ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا جب تک کہ وہ اپنا کاروبار فارورڈ کنٹریکٹس میں جاری رکھے۔ دفعہ 6 کسی بھی ڈیلر کو فارورڈ کنٹریکٹس میں کاروبار کرنے سے منع کرتا ہے جب تک کہ وہ رجسٹرڈ نہ ہو اور اس کے پاس رجسٹریشن کا سٹیفکیٹ نہ ہو۔ دفعہ 7 ٹیکس کی ادائیگی اور ریٹرن جمع کرانے کے طریقے سے متعلق ہے جبکہ دفعہ 8 ٹیکس کی تشخیص کے لیے فراہم کرتا ہے۔

جیسا کہ "فارورڈ کنٹریکٹ" کی اصطلاح خود قانون میں بیان کی گئی ہے، ہمیں موجودہ سوال کا فیصلہ کرنے کے مقصد کے لیے "فارورڈ کنٹریکٹ" کا کیا مطلب ہے اس کے بارے میں کسی دوسرے تصور کو بھول جانا ہوگا۔ اس قانون کے مقصد کے لیے مستقبل کی تاریخ پر سامان کی فروخت کا ہر معاہدہ "فارورڈ کنٹریکٹ" نہیں ہے، یہ مستقبل کی تاریخ پر سامان کی فروخت کے لیے ایک معاہدہ ہونا چاہیے اور اسے دو دیگر شرائط کو پورا کرنا ہوگا، یعنی، (1) سامان کی اصل ڈیلیوری معاہدے کی بنیاد پر نہیں کی جاتی ہے اور (2) سامان کی قیمت کے درمیان فرق اور جو کہ معاہدے میں مذکور تاریخ یا کسی دوسری تاریخ کو خریدار ادا کرتا ہے۔ یا

بیچنے والے کی طرف سے موصول،اس تعریف کے تحت فارورڈ کنٹریکٹ کا امتحان یہ ہے کہ سامان کی ترسیل نہیں کی جاتی ہے اور نہ ہی لی جاتی ہے بلکہ صرف سامان کی قیمت کے درمیان فرق ہے جیسا کہ اتفاق کیا گیا ہے اور جو کہ کسی اور تاریخ کو ادا کی جاتی ہے۔کیا ایسا معاہدہ لازمی طور پر شرط لگانے کا معاہدہ ہے اور اس لیے جوا ہے؟

جب دو فریق ایک مقررہ قیمت پر سامان کی فروخت اور خریداری کے لیے باضابطہ معاہدہ کرتے ہیں، اور ایک مقررہ وقت پر ان کی ترسیل کے لیے یہ ہوسکتا ہے کہ انھوں نے کبھی بھی سامان کی حقیقی منتقلی کا ارادہ نہ کیا ہو، بلکہ انہوں نے صرف ادائیگی کا ارادہ کیا ہو یا اس کے مطابق فرق وصول کریں کیونکہ معاہدے کی قیمت مارکیٹ کی قیمت سے مختلف ہونی چاہیے۔جب ایسا ارادہ کیا گیا ہے تو یہ خیال کیا گیا ہے کہ یہ کوئی تجارتی لین دین نہیں ہے بلکہ بازار کے عروج یا زوال پر دونو ہے، جو "جوا" کے مفہوم میں آتا ہے، یہ حقیقت ہے کہ اگرچہ فروخت کے معاہدے کی شکل میں سامان کی ترسیل اور قیمت کی ادائیگی پر غور کریں،فریقین کی طرف سے نہ تو ڈیلیوری اور نہ ہی قیمت کی ادائیگی پر غور کیا جاتا ہے اور جس چیز پر غور کیا جاتا ہے وہ صرف معاہدے کی قیمت اور ایک پر قیمت کے درمیان فرق کی وصولی اور ادائیگی ہے۔بعد کے دن جو معاہدہ کو شرط لگانے کا معاہدہ بنا دیتا ہے۔غیر قانونی ایکٹ میں "فارورڈ کنٹریکٹ" کی تعریف میں اس طرح کے ارادے کا براہ راست یا بالواسطہ کوئی حوالہ نہیں ہے۔یہ صرف "مال کی اصل ترسیل نہیں کی جاتی ہے یا نہیں لی جاتی ہے" کے الفاظ کو پڑھ کر "مال کی اصل ترسیل نہیں کی جاتی ہے اور نہ ہی لی جاتی ہے" اور 'فریقین کی طرف سے ادائیگی کی جاتی ہے یا وصول کی جاتی ہے" کے الفاظ کو پڑھ کر۔الفاظ "فریقین کو ادا کرنا یا وصول کرنا ہے" اور ساتھ ہی "جس کی بنیاد پر" کے الفاظ کو چھوڑ کر کہ دفعہ میں بیان کردہ لفظ "فارورڈ کنٹریکٹ" کو شرط لگانے کے معاہدے کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔تاہم ہم ایسا کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔مقنّنہ نے تعریف کی شق میں "بنایا لیا جانا" یا "ادائیگی یا وصول کرنا" کے الفاظ کیوں استعمال نہیں کیے اس کی وجہ تلاش کرنا دور کی بات نہیں ہے۔ایک زبانی یا تحریری معاہدہ جو شرائط میں فراہم کرتا ہے کہ اصل ڈیلیوری نہیں کی جائے گی اور نہ ہی لی جائے گی اور سامان کی پوری قیمت ادا نہیں کی جائے گی اور صرف اس سامان کی قیمت کے درمیان فرق ہے جس پر اتفاق کیا گیا ہے۔کچھ اور تاریخ ادا کی جائے گی دفعہ 30 معاہدہ ایکٹ کے تحت قابل نفاذ نہیں ہوں گے۔اس لیے سامان کی فروخت کے لیے تحریری معاہدے کے فریقین اس بات کا اچھی طرح خیال رکھیں گے کہ شرائط یہ فراہم

نہیں کرتی ہیں کہ ڈیلیوری نہیں کی جانی چاہیے لیکن صرف فرق ادا کرنا ہے۔فریقین کے درمیان زبانی طور پر یہ سمجھوتہ ہوسکتا ہے کہ کوئی ڈیلیوری نہ مانگی جائے اور نہ ہی کی جائے، لیکن فرق صرف ادا کیا جانا چاہیے۔لیکن یہ اس کے بعد ہوگا، اس طرح کے ارادے کے ثبوت پر ٹیکس عائد کرنا ناممکن ہے، تحریری معاہدے میں ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔جب اشیا کی فروخت کا معاہدہ زبانی ہو، لیکن فریقین آپس میں اس بات پر متفق ہوں کہ کوئی ڈیلیوری نہیں کی جائے گی، بلکہ قیمت میں فرق ادا کیا جائے گا، تو ٹیکس لگانے والی اتھارٹی کے لیے یہ معلوم کرنا اتنا ہی ناممکن ہوگا کہ کون سے معاہدوں میں ایسا معاہدہ کیا گیا ہے، یہ تنازعہ کہ آیا کوئی خاص معاہدہ شرط لگانے کا معاہدہ ہے یا نہیں یہ عام طور پر سول عدالتوں میں اس وقت پیدا ہوتا ہے جب فروخت کے معاہدے کو نافذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور فریقین میں سے ایک معاہدہ ایکٹ کے دفعہ 30 کا سہارا لے کر معاہدے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔جب اس طرح کا تنازعہ عدالت کے سامنے آتا ہے، تو یہ دیکھنے کے لیے تمام حالات پر غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ آیا وہ قانونی استدلال کی ضمانت دیتے ہیں کہ فریقین نے کبھی بھی حقیقی ترسیل کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ صرف اس فرق کی ادائیگی یا وصول کرنے کا ارادہ کیا تھا کیونکہ مارکیٹ کی قیمت میں فرق ہونا چاہیے۔معاہدے کی قیمت اس لیے کسی بھی ٹیکسنگ اتھارٹی کے لیے کسی خاص فارورڈ کنٹریکٹ کو شرط لگانے کے معاہدے کے طور پر برانڈ کرنا بالکل ناممکن ہے اور نہ ہی یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ کوئی بھی فریق جس پر ٹیکس عائد کرنے کی کوشش کی گئی ہے، رضاکارانہ طور پر یہ ظاہر کرے گی کہ مخصوص معاہدے یا متعدد معاہدوں میں، مقصد سامان کی فراہمی کا نہیں تھا بلکہ صرف قیمت میں فرق ادا کریں یا وصول کریں۔شرط لگانے والے معاہدوں پر ٹیکس لگانے کے قانون کے عملی اطلاق میں ان مشکلات سے آگاہ، مقننہ نے سامان کی فروخت کے معاہدوں پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا جس میں اصل ڈیلیوری نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی لی گئی ہے، چاہے کچھ بھی ہو۔اس وقت جب معاہدہ ہوا تھا۔

اس لیے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایکٹ میں بیان کردہ الفاظ "فارورڈ کنٹریکٹ" ان تمام عناصر کو متعین نہیں کرتے جو کسی معاہدے کو شرط لگانے کے معاہدے کے لیے ضروری ہیں اور اس لیے فارورڈ معاہدوں پر ٹیکس لگانے کے لیے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، انٹری 62 کے اندر نہیں آتا۔

فاضل ایڈووکیٹ جنرل فار اسٹیٹ آف پنجاب ہمیں یہ باور کرانے پر تلے ہوئے ہیں

کہ اگرچہ فارورڈ کنٹریکٹ کی تعریف میں استعمال ہونے والے الفاظ میں ایسے معاہدے شامل ہو سکتے ہیں جو شرط لگانے کے معاہدوں کے مترادف نہیں ہیں، 'وہ اس حد تک وسیع ہیں کہ کچھ معاہدوں کو شامل کیا جا سکے'۔ اس حقیقت کی وجہ سے معاہدوں پر شرط لگائی جا سکتی ہے کہ معاہدے کے فریقین کا سامان کی فراہمی کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اگر تعریف اتنی وسیع ہے کہ ان معاہدوں کو شامل کیا جائے جو شرط لگانے والے معاہدے ہیں، تو اس کا کہنا ہے کہ، قانون کو مجموعی طور پر ختم نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ صرف اس طرح کے شرط لگانے والے معاہدوں کے حوالے سے درست ہونا چاہیے۔ اپیل کنندگان کی جانب سے محترم این سی چٹرجی نے ہماری توجہ دفعہ 6 میں "ڈیلرز" کے رجسٹریشن کے دفعات کی طرف مبذول کرائی ہے، اور دلیل دی ہے کہ یہ حقیقت کہ مقنّنہ "فارورڈ کنٹریکٹس" میں کام کرنے والے افراد سے خود کو رجسٹر کرنے اور غیر رجسٹرڈ ڈیلرز کے ذریعے فارورڈ کنٹریکٹس میں ڈیل کرنے سے منع کرنے کا مطالبہ کر رہی تھی، اس نتیجے کا جواز پیش کرتی ہے کہ، مقنّنہ شرطیہ معاہدے اس کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی۔ اس کے برخلاف یہ نوٹ کرنا مناسب ہے کہ آئین خود ریاستی مقنّنہ کے ذریعہ "جوا" پر ٹیکس لگانے پر غور کرتا ہے۔ تاہم جوئے پر ٹیکس لگانا ایک چیز ہے، اور مقنّنہ کے لیے اس مقصد کے لیے لوگوں سے خود کو رجسٹر کرنے کے لیے کہہ کر جوئے کی حوصلہ افزائی کرنا ایک اور چیز ہے۔ "ڈیلر" کی تعریف میں اس پر غور کیا جانا چاہیے کہ "ایک محدود تشویش، بشمول، ایک ارتھی، چیمبر یا ایسوسی ایشن جو فارورڈ معاہدوں میں کاروبار کرنے کے مقصد کے لیے بنائی گئی ہے۔

اگرچہ یہ حقیقت میں ہو سکتا ہے کہ، ایک انجمن شرط لگانے کے معاہدے میں کاروبار کرنے کے مقصد سے قائم کی جائے گی، لیکن شاید ہی اس بات کا امکان ہے کہ مقنّنہ اس طرح کی انجمنوں کو کھلے عام اجازت دینے اور اسے تسلیم کرنے کا کام خود پر لے لے۔ یہ، ہماری رائے میں، یہ سوچنے کی اچھی وجوہات ہیں کہ مقنّنہ نے اس طرح سے "فارورڈ کنٹریکٹ" کی وضاحت کرنے میں شرط لگانے کے معاہدوں پر بالکل بھی غور نہیں کیا۔

تاہم یہ فرض کرتے ہوئے کہ تعریف اتنی وسیع ہے کہ شرط لگانے والے معاہدوں کو شامل کیا جا سکتا ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایکٹ کا وہ حصہ جو اس کے بعد درست ہو گا اس حصے سے الگ ہو سکتا ہے جو غلط رہے گا۔ اس عدالت کے منظور کردہ قوانین میں سے ایک آر۔ ایم ڈی چمار باگوالا بنام دی یونین آف انڈیا (1)، اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:-

"اس بات کا تعین کرنے میں کہ آیا کسی قانون کے جائز حصے اس کے ناجائز حصوں سے الگ کیے جاسکتے ہیں، یہ مقنّنہ کا ارادہ ہے جو تعین کرنے والا عنصر ہے۔ لاگو کیا جانے والا امتحان یہ ہے کہ آیا مقنّنہ نے درست حصہ نافذ کیا ہوگا اگر اسے معلوم ہوتا کہ باقی قانون غلط ہے۔

دوسرا اصول یہ تھا کہ اگر

" کسی قانون کے درست اور ناجائز حصے آزاد ہیں اور کسی اسکیم کا حصہ نہیں بنتے ہیں لیکن غلط حصے کو چھوڑنے کے بعد جو بچ جاتا ہے وہ اتنا پتلا اور چھوٹا ہوتا ہے کہ یہ اس سے مختلف ہوتا ہے جب یہ مقنّنہ سے باہر نکلا تھا۔ پھر یہ بھی مکمل طور پر رد کردیا جائے گا۔"

ان میں سے کسی ایک اصول کو لاگو کرتے ہوئے، ہم اس بات کے پابند ہیں کہ موجودہ صورت میں پورے ایکٹ کو غلط قرار دیا جائے۔ یہ ہمیں واضح نظر آتا ہے کہ اگر مقنّنہ اس بات کا شعور رکھتی کہ تمام آگے کے معاہدوں پر ٹیکس لگانا اس کی قانون سازی کی اہلیت کے اندر نہیں ہے تو اسے یہ معلوم کرنے میں دشواری کی وجہ سے فوراً نظر آتا کہ سامان کی فروخت کے معاہدوں میں سے کون سا ہے۔ مستقبل کی تاریخ شرط لگانے کے معاہدے ہیں، صرف شرط لگانے کے معاہدوں پر ٹیکس لگانے کے لیے کوئی قانون نافذ کرنا فائدہ مند نہیں ہوگا۔ یہ اتنا ہی واضح ہے کہ ایک بار جب قانون کو شرط لگانے کے معاہدوں کے علاوہ فارورڈ کنٹریکٹ کے حوالے سے غلط قرار دیا جاتا ہے، تو جو بچ جاتا ہے وہ "اتنا پتلا اور کٹا ہوا ہوتا ہے کہ وہ اس سے مختلف ہوتا ہے جب یہ قانون سازی سے نکلا تھا۔ مدعا علیہ کا یہ استدلال کہ قانون کو شرط لگانے کے معاہدوں کے حوالے سے درست مانا جانا چاہیے حالانکہ دوسرے فارورڈ کنٹریکٹس کے حوالے سے غلط ہے اس لیے اسے بھی مسترد کردیا جانا چاہیے۔

اس لیے ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ غیر قانونی آئین ریاستی فہرست کے آئٹم 62 کے اندر نہیں آتا اور یہ کہ یہ ریاستی مقنّنہ کی قانون سازی کی اہلیت سے باہر ہے۔ اس لیے اپیل کنندگان مناسب ریلیف کے حقدار تھے جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ان کی درخواست میں درخواست کی گئی تھی۔

لہٰذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست کی اجازت دی جائے اور اعلان کیا جائے کہ پنجاب فارورڈ کنٹریکٹ ٹیکس ایکٹ نمبر VII آف 1951 کالعدم اور غیر آئینی ہے جیسا کہ یہ بیرون حد اختیار ریاستی مقنّنہ ہے، کہ اس ایکٹ کے تحت جواب دہندہ کے

ذریعہ جاری کردہ قواعد کے تحت کی گئی اطلاع بھی کالعدم اور غیر آئینی ہے، اور یہ کہ ایک مینڈیمس جواب دہندہ کو درخواست دہندگان کو کام کرنے کی اجازت دینے کی ہدایت کرتا ہے۔ فارورڈ کنٹریکٹس یا کمیشن ایجنٹ کے طور پر فارورڈ کنٹریکٹس کے لیے جو کہ مذکورہ پنجاب فارورڈ کنٹریکٹس ٹیکس ایکٹ نمبر VII آف 1951 کی دفعات اور اس ایکٹ اور قواعد کی دفعات کو نافذ کرنے کے لیےاور وہاں کے قوانین کے تحت غیر محدود ہیں۔

اپیل کنندگان اپنے اخراجات اس عدالت کے ساتھ ساتھ ماتحت عدالت میں بھی حاصل کریں گے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and
integrity of this document